بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۲ | ۱۵ ماہ احسان ۱۳۲۳ ہش | ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۶۳ھ | ۱۵ جون ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۳۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ ماہ احسان - حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کے متعلق کل یہ اطلاع موصول ہوئی - کہ طبیعت خراب ہی ہے - نسبتاً کچھ فرق ہے - احباب درد دل سے دعائیں جاری رکھیں -

صاحبزادہ مرزا نعیم احمد ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ناک میں تکلیف ہے - اس کے اپریشن کے سلسلہ میں حرم دوم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ لاہور تشریف لے گئی ہیں -

مکرم مولوی عبدالسلام صاحب عمر کی بڑی اہلیہ صاحبہ کو اسہال کی تکلیف ہے - صحت کے لئے دعا کی جائے -

خطبہ جمعہ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲ ماہ احسان ۱۳۲۳ ہش مطابق ۲ جون ۱۹۴۴ء

(مرتبہ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر)

اطاعت - اطاعت خلاصہ ہے دین کا

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

دنیا میں ہر کام کے لئے کچھ رستے ہوتے ہیں - اور ان رستوں کے بغیر کسی جماعت کا ترقی کرنا بالکل ناممکن ہوتا ہے - قومی ترقی کے رستوں میں سے ایک یہ بھی ہے - کہ جو قومی کارکن اور جماعتی خادم ہوں - انکے اندر

اطاعت اور فرمانبرداری کا مادہ

پایا جائے - جب تک اطاعت اور فرمانبرداری کا مادہ پوری طرح نہ پایا جائے - جماعتی کام کبھی ترقی نہیں کر سکتے - جماعتوں کے سرے ہمیشہ مضبوط ہاتھوں میں نہیں ہوسکتے - کبھی یہ ایسے ہاتھوں میں ہوتے ہیں - جو مضبوط ہوتے ہیں - اور کبھی ایسے ہاتھوں میں جو کمزور اور نرم ہوتے ہیں - جس وقت یہ رشتہ

مضبوط دل والے آدمی

کے ہاتھ میں ہو - اطاعت سے گریز کرنے والے یا تو اپنا رویہ بدل لیتے ہیں - یا علیحدہ کر دئے جاتے ہیں - مگر جب یہ رشتہ کسی ایسے آدمی کے ہاتھ میں ہو - جو

کمزور دل

کا ہو - تو اس وقت ایسے سرکش لوگ جماعتوں کو توڑنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں - خواہ ان کی نیتیں کیسی ہی نیک اور اعلیٰ کیوں نہ ہوں - پس جماعتی ترقی کے لحاظ سے اطاعت اور فرمانبرداری کا مادہ کارکنوں میں ہونا نہایت ہی ضروری ہوتا ہے - اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ من اطاع امیری فقد اطاعنی ومن عصیٰ امیری فقد عصانی یعنی جو شخص میرے مقرر کردہ

امیر کی اطاعت

کرتا ہے - وہ گویا میری اطاعت کرتا ہے اور جو میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کرتا ہے - وہ میری نافرمانی کرتا ہے - مگر انسانی کمزوریوں میں جہاں اور نقائص ہوتے ہیں - مثلاً جھوٹ - غیبت - سستی - کسل وغیرہ یا طنز وطعن کی بات کرنا وہاں بعض لوگوں میں یہ نقص بھی ہوتا ہے - کہ وہ

اطاعت سے گریز

کرتے ہیں - اور جب بھی انہیں کوئی حکم ایسا دیا جاتا ہے - جو ان کی پسند کے خلاف ہوتا ہے - تو وہ مقابلہ کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں - اس قسم کے لوگوں سے قوم کو کلی طور پر پاک کرنا تو ناممکن ہوتا ہے - مگر اس کی برداشت کر لینا بھی ناممکن ہے - بے شک ایک انسان کی عادت ہی ایسی ہو سکتی ہے - اور وہ اپنی فطرت کے لحاظ سے ایسا کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے - کہ

افسر کے احکام

کو نہ مانے - اور جب وہ کوئی حکم دے - تو اس پر حملہ کرنے اور کاٹنے کی کوشش کرتا ہے - مگر جہاں وہ اپنی فطرت کے لحاظ سے مجبور ہے - وہاں سلسلہ بھی مجبور ہے - کہ اگر ایسا انسان اپنی اصلاح نہ کرے - تو اسے جماعتی کاموں سے علیحدہ کر دیا جائے - لوگ کہتے ہیں - کہ فلاں آدمی کی طبیعت ہی ایسی ہے - اور وہ مجبور ہے - مگر جماعت بھی مجبور ہے کہ اگر وہ اپنی طبیعت کی اصلاح نہ کرے - تو اُسے جماعتی کاموں سے علیحدہ کر دے -

عدم اطاعت کی کئی وجوہ

ہوتی ہیں - ایسا شخص کبھی تو ایسے خاندان سے تعلق رکھنے والا ہوتا ہے - کہ جسکی لوگ عزت کرتے ہیں - اور اس وجہ سے اس کا دماغ خراب ہو چکا ہوتا ہے - اور وہ سمجھتا ہے - کسی کو مجھے حکم دینے کا حق نہیں - کبھی اس کی وجہ یہ ہوتی ہے - کہ کسی بیماری کے نتیجہ میں اس کی طبیعت میں چڑ چڑا پن پیدا ہو چکا ہوتا ہے - کبھی اس کے اندر

غرور اور کبر کا مادہ

ہوتا ہے - اور وہ سمجھتا ہے کہ میں اتنا بڑا عالم اور عقلمند انسان ہوں - کہ کسی کو مجھے کوئی حکم دینے کا حق ہی نہیں - پھر بعض لوگ ایسی

دماغی پریشانی

میں مبتلا ہوتے ہیں - کہ جو کام بھی ان کے سپرد کیا جائے - وہ کہتے ہیں - کہ جب تک اس کام کی باگ ڈور کلیۃً میرے ہاتھ میں نہ دی جائے - اور تمام اختیارات مجھے حاصل نہ ہوں - کام ٹھیک طرح چل ہی نہیں سکتا - ہندوستان کے لوگوں میں بالخصوص یہ خرابی پائی جاتی ہے - کہ جو کام بھی ان کے سپرد ہو - وہ چاہتے ہیں - کہ

تمام کے تمام اختیارات

ان کے ہاتھ میں ہوں - سندھ کی زمینوں کے بارہ میں میں نے اس کا خوب تجربہ کیا ہے - وہاں جس شخص کو مقامی ایجنٹ بنایا جائے - وہ یہی کہتا ہے - کہ اختیارات میرے ہاتھ میں نہیں - پھر کام کس طرح ٹھیک طور پر چل سکتا ہے - اور اس کی مراد اس سے یہ ہوتی ہے - کہ مرکز نے جو اختیارات اپنے ہاتھ میں رکھے ہوئے ہیں - وہ بھی جب تک ایجنٹ کے ہاتھ میں نہ دے دئے جائیں - کام ٹھیک طرح نہیں چل سکتا - اور مینیجر یہ کہتے ہیں - کہ جب تک اختیارات ایجنٹ کے ہاتھ میں ہیں کام ٹھیک نہیں ہو سکتا - اختیارات ہمارے ہاتھ میں ہونے چاہئیں - مینیجروں کے بعد منشی ہوتے ہیں - وہ کہتے ہیں - کہ

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر :- غلام نبی

اختیارات تو مینیجروں کے ہاتھ میں ہیں کام کیسے چلے۔ تمام خرابی اسی لئے ہے کہ اختیارات مینیجروں کے سپرد ہیں۔ اور ہاری کہتے ہیں کہ ہمیں آزادی سے ساتھ کام کرنے دیں۔ پھر دیکھیں کیسا اچھا کام ہوتا ہے۔ اور

اصل بات

یہ ہے۔ کہ سب کے دماغ پریشان ہیں۔ نہ ایجنٹ کا دماغ ٹھیک ہے نہ مینیجر کا نہ منشی کا ٹھیک ہے اور نہ ہاری کا۔ ہندوستان میں یہ عام مرض ہے۔ کہ جو بھی کسی کام پر مقرر کیا جائے۔ وہ کہتا ہے کہ سارے اختیارات مجھے مل جائیں تب کام ٹھیک طور پر چل سکتا ہے ورنہ نہیں حالانکہ

نظام کے معنے

یہ ہوتے ہیں کہ اختیارات تقسیم ہو جائیں۔ مگر ہر شخص چاہتا ہے۔ کہ تمام اختیارات اس کے ہاتھ میں ہوں۔ پھر اس کے الٹ ایک اور بات بھی ہے۔ جس طرح ہر ماتحت کی یہ خواہش ہوتی ہے۔ کہ تمام اختیارات مجھے مل جائیں۔ اسی طرح ہر افسر یہ کوشش کرتا ہے۔ کہ تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں رکھے۔ جس طرح ہر ماتحت اپنے اوپر والے کے اختیارات چھینا چاہتا ہے اسی طرح ہر اوپر والے کی یہ کوشش ہوتی ہے۔ کہ سب اختیارات اپنے ہاتھ میں رکھے۔

میں نے دیکھا ہے کہ ایک عرصہ تک اصلاح کی صورت رہنے کے بعد پھر یہ مرض سلسلہ کے بعض کارکنوں میں پیدا ہونے لگا ہے۔ آج سے ۱۵ - ۲۰ سال پہلے ایسی خرابی پیدا ہوئی تھی۔ مگر وہ دبانے سے دب گئی۔ لیکن اب پھر

کچھ نوجوان

ایسے ہیں جو حکم نہیں مانتے۔ اور سرکشی کرتے ہیں۔ جس طرح جب کسی جانور کو چھیڑا جائے تو وہ دولتی مارتا ہے۔ اسی طرح ان کی حالت ہے۔ جب انہیں کوئی حکم دیا جائے تو وہ دولتی مارنے اور کاٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کا کلام غیر شریفانہ اور ناشائستہ ہوتا ہے۔ انہیں میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی اصلاح کریں اور اطاعت و فرمانبرداری کی عادت ڈالیں۔ اور میں

افسروں کو بھی نصیحت

کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی سیدھا راستہ اختیار کیا کریں۔ وہ صاف کہہ دیں۔ کہ مجھے یہ حکم دینے کا اختیار ہے۔ اور میں یہ حکم دیتا ہوں۔ اگر مانتے ہو تو مانو ورنہ انکار کر دو۔ اور پھر ایسے موقعہ پر بزدلی نہ دکھانی چاہیئے اور ایسے لوگوں کے متعلق فوراً فیصلہ کر دینا چاہیئے۔ خط و کتابت پر وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ وہ جواب دہ ہیں اپنے افسروں کے سامنے اپنے ماتحتوں کے سامنے نہیں۔ صدر انجمن احمدیہ میرے سامنے ذمہ دار ہے۔ ناظر صدر انجمن احمدیہ کے سامنے ذمہ دار ہیں۔ ان کے ماتحت مجالس یا افسر ان کے سامنے ذمہ دار ہیں اپنے ماتحتوں کے سامنے نہیں۔ پس ایسی صورت میں کسی افسر کو خط و کتابت پر وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں۔ وہ صاف کہہ دے کہ یہ میرا اختیار ہے۔ اور میں یہ حکم دیتا ہوں اور اس کی تعمیل ضروری ہے۔ ہاں یہ درست ہے۔ کہ وہ ماتحت اس

حکم کے خلاف اپیل

کرسکتا ہے۔ مگر حکم ملتے وقت اس کا فرض ہے۔ کہ اس حکم کی تعمیل کرے۔ اس کے بعد اگر وہ سمجھتا ہے۔ کہ اس حکم کا دینا افسر کے اختیار میں نہ تھا۔ تو وہ اس کی اپیل کرسکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی انکار کرتا ہے۔ تو فوراً اس کے متعلق فیصلہ کیا جائے۔ لٹکانے کی ضرورت نہیں۔ یہ بھی

بزدلی کی بات

ہوتی ہے۔ کہ ماتحت کی بات سنکر فیصلہ نہ کیا جائے۔ اور بحث اور دلائل میں پڑا جائے۔ اس کے بعد وہ کارکن یا تو حکم کی تعمیل کریگا اور کام کریگا۔ یا پھر کام چھوڑ دے گا یا یہ بھی ہوسکتا ہے۔ کہ وہ حکم مان لے۔ مگر افسروں کے پاس اپیل کرے۔ اگر اپیل کا فیصلہ اس کے حق میں ہو۔ تو پھر افسر کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی اصلاح کرے۔ اس سال

تعلیم الاسلام ہائی سکول کا نتیجہ

بہت خراب نکلا ہے۔ سال بھر میرے پاس ایسی شکایات آتی رہی ہیں۔ کہ اساتذہ آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔ اور ہیڈ ماسٹر سے تعاون نہیں کرتے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ نتیجہ سخت خراب نکلا ہے۔ استاد اپنی تنخواہیں بھی لیتے رہے ہیں۔ اپنے عہدوں پر بھی قابض رہے ہیں۔ مگر کام دیانتداری سے نہیں کرتے رہے۔ اور انہوں نے نوجوانوں کی عمریں خراب کر دی ہیں۔ وہ اس بات پر بہت خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ سکول کی بلڈنگ نہایت شاندار ہے۔ فلاں انسپکٹر اسے دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اور اس نے کہا کہ ایسی شاندار بلڈنگ سارے پنجاب میں کسی اور سکول کی نہیں۔ مگر اس میں خوشی کی کونسی بات ہے۔ اگر

استاد نالائق

ہیں۔ اور وہ قوم کے نوجوانوں کی عمریں تباہ کرتے ہیں۔ یہ لوگ تو سلسلہ کے کارکن ہیں۔ اور اس کام کو دیانت داری کے ساتھ کرنے کی صورت میں ان کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے جنت کا وعدہ ہے۔ اس خدمت کا معاوضہ صرف وہ تنخواہ ہی نہیں۔ جو ان کو ملتی ہے بلکہ

اللہ تعالےٰ کیطرف سے انعامات کا وعدہ

بھی ہے۔ مگر وہ اطاعت اور فرمانبرداری ان لوگوں جتنی بھی نہیں کرتے۔ جو صرف تنخواہ کے لئے کام کرتے ہیں۔ جو لوگ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جنت اور انعامات کے وعدوں کے باوجود اور متقی مخلص اور مومن کہلانے کے باوجود اوقات کو ضائع کرتے۔ اور اپنے لڑائی جھگڑوں میں قوم کے نوجوانوں کی عمریں تباہ کرتے ہیں۔ ان سے زیادہ بے ایمان کون ہوسکتا ہے۔ انہوں نے دولتیاں مار مار کر ثابت کر دیا ہے۔ کہ

بعض انسان جانوروں سے بھی بدتر

ہوتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا۔ اولٰئک کالانعام بل ھم اضل۔ اور انہوں نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا کہ واقعی بعض انسان جانوروں سے بھی بدتر ہوتے ہیں۔ میں ایسے لوگوں کو پھر متنبہ کرتا ہوں جیسا کہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ میں پہلے بھی توجہ دلا چکا ہوں۔ کہ سلسلہ مقدم ہے سب انسانوں پر سلسلہ کے مقابلہ میں کسی انسان کا کوئی لحاظ نہیں کیا جائے گا۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ حتیٰ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیٹا بھی مجرم ہو۔ تو اس کا بھی لحاظ نہیں کیا جائے گا۔ کوئی انسان بھی سلسلہ سے بالا نہیں ہوسکتا اسلام اور قرآن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بھی بالا ہیں۔ اسی طرح احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی بالا ہے۔ اسلام اور احمدیت کے لئے اگر ہمیں اپنی اولادوں کو بھی قتل کرنا پڑے تو ہم اپنے ہاتھوں سے قتل کر دیں گے۔ لیکن سلسلہ کو قتل نہ ہونے دیں گے۔ پس تم اپنے اندر سلسلہ کی صحیح اطاعت اور فرمانبرداری کا مادہ پیدا کرو۔ اگر تم چاہتے ہو۔ کہ خدا تعالےٰ کا فضل تم پر نازل ہو۔ اگر تم چاہتے ہو کہ بے دینوں کی موت نہ مرو۔ اور ایسے مقام پر کھڑے نہ ہو۔ کہ موت سے پہلے اللہ تعالےٰ تم کو مرتدین میں داخل کر دے۔ تو اپنے اندر صحیح اطاعت اور فرمانبرداری کا مادہ پیدا کرو۔ احمدیت یقیناً خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ احمدیت ایک ایسی دھار ہے۔ کہ جو بھی اس کے سامنے آئے گا۔ وہ مٹا دیا جائے گا یہ تلوار کی دھار ہے۔ اور جو بھی اس کے سامنے کھڑا ہوگا وہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے گا۔ خدا تعالےٰ جس سلسلہ کو قائم کرنا چاہے۔ اس کی راہ میں جو بھی کھڑا ہو وہ مٹا دیا جاتا ہے۔ اور یہ سلسلہ چونکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اس لئے اس کے مقابلہ میں کسی انسان کی پروا نہیں کی جائے گی۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ خواہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیٹا کیوں نہ ہو۔ خواہ وہ میرا بیٹا کیوں نہ ہو۔ سلسلہ مقدم اور غالب ہے ہر انسان پر۔ پس میں نے پھر ایک دفعہ کھول کر اس بات کو بیان کر دیا ہے۔ تا کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ غفلت ہو گئی اور خیال نہ رہا۔ خوب یاد رکھو کہ

اطاعت۔ اطاعت۔ اطاعت

خلاصہ ہے دین کا۔ جو شخص افسر کی اطاعت نہیں کرتا

وہ سمجھے کہ اس کی نمازیں اور اس کے روزے اور اس کا ایمان اسے کوئی فائدہ نہ دے سکیگا۔ وہ

کفر کی سرحد پر

کھڑا ہے۔ اور ایک دھکے سے کافروں میں جا گرے گا۔ اور اس کی نمازیں اور اس کے روزے اور اس کی زکوٰۃ اور اس کے صدقات اس کے کسی کام نہ آسکیں گے جو شخص نمازیں پڑھتا ہے چندے دیتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرتا ہے۔ صدقات کرتا ہے اور دوسری نیکیاں بجا لاتا ہے۔ مگر اس میں یہ نقص ہے۔ کہ وہ اطاعت اور فرمانبرداری نہیں کرتا۔ تو وہ ایسے مقام پر کھڑا ہے۔ جہاں

ابلیس

تھا۔ ابلیس بھی اپنے آپ کو موحد سمجھتا تھا۔ مگر چونکہ اس نے نشوز اختیار کیا اور نافرمانی کا مادہ اس کے اندر تھا۔ اس لئے ایک دن وہ کچھ اور تھا۔ اور دوسرے دن کچھ اور ہو گیا۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی

نے بھی بہت خدمات کی تھیں۔ اس لئے ان کو خیال تھا۔ کہ مجھ سے بڑا کون ہو سکتا ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوےٰ کیا تو انہوں نے کہا کہ میری خدمات بہت ہیں۔ اگر اللہ تعالےٰ نے کسی کو مامور کرنا ہوتا۔ تو میں اس کا مستحق تھا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایک شخص

بُریدہ

نام تھا۔ جو شرک کا سخت مخالف تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں ایک دفعہ اسے کھانا پیش کیا گیا۔ تو اس نے کہا کہ میں مشرکوں کا کھانا نہیں کھایا کرتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے شرک کبھی نہیں کیا۔ تو وہ شخص شرک کا مخالف تھا۔ مگر جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوےٰ کیا۔ وہ منکر ہو گیا۔ کسی نے اس سے کہا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو وہی تعلیم دیتے ہیں۔ جو آپ دیا کرتے تھے۔ یعنی لا الٰہ الا اللہ تو اس نے کہا کہ اگر خدا تعالےٰ نے کسی کو نبی بنا کر بھیجنا ہوتا تو مجھے نہ بناتا۔ تو وہ انسان جو اطاعت اور فرمانبرداری نہیں کرتا۔ اور سلسلہ کے کام میں تعاون نہیں کرتا۔ وہ اس خطرہ میں ہے۔ کہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اور بے دینوں اور کافروں کی موت مرے۔ پس میں آج

پھر یہ نصیحت کرتا ہوں

کہ اپنے اندر اطاعت اور فرمانبرداری کی رُوح پیدا کرو۔ جب تک یہ رُوح زندہ رہے گی احمدیت زندہ رہے گی۔ لیکن جب یہ رُوح مٹ گئی۔ اور نشوز اور سرکشی کی عادت پیدا ہو گئی۔ وہ دن اگر تو اللہ تعالےٰ کے نزدیک بھی سلسلہ کے خاتمہ کا دن ہوگا۔ تو تم اس کا گلا گھونٹنے والے ہو گے۔ لیکن اگر وہ دن اللہ تعالےٰ کے نزدیک سلسلہ کے خاتمہ کا نہ ہوگا۔ تو اللہ تعالےٰ کے ہاتھ تمہارا گلا گھونٹ دیں گے۔

وقت اب ہمارے لئے آگیا ہے۔ اب ہمیں قربانیوں کے متعلق اپنے معیار کو اور بلند کرنا ہوگا۔ اب بار بار قربانی ہو گی۔ جانوں کی بھی اور اموال کی بھی۔ بے شک جماعت نے بہت قربانی کی ہے۔ ایسی قربانی کہ جس کی مثال اور کسی قوم میں نہیں مل سکتی مگر اب وقت ایسا آگیا ہے۔ کہ ہمیں

قربانیوں کے معیار کو اور بلند کرنا

پڑے گا۔ بعض ایسے کام شروع کئے گئے ہیں۔ کہ لاکھوں کا خرچ بڑھ گیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس سال

چار پانچ لاکھ روپیہ کا خرچ

بڑھ گیا ہے۔ کالج جاری کر دیا گیا ہے۔ سائنس انسٹی ٹیوٹ بھی کھول جا رہی ہے۔ کالج کے سلسلہ میں بلڈنگ وغیرہ کی بھی ضرورت ہے۔ اور ان سب کے لئے چار پانچ لاکھ روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ جماعت پر زائد بوجھ ڈال دیا گیا ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں قربانیوں کے پہلے معیار سے آگے بڑھانا چاہتا ہے۔ اور جو کہے گا کہ میں آگے نہیں بڑھوں گا بلکہ کھڑا ہی رہوں گا۔ وہ کھڑا نہ رہ سکے گا۔ بلکہ گر یگا نظام قدرت میں کوئی چیز کھڑی نہیں رہ سکتی بلکہ حرکت کرتی ہے۔ پہلے خیال کیا جاتا تھا۔ کہ بعض ستارے ساکن ہیں۔ مگر اب اس خیال کی تردید ہو چکی ہے۔ اور ثابت ہو گیا ہے۔ کہ سب چل رہے ہیں۔ دنیا میں

کوئی چیز کھڑی نہیں

حتیٰ کہ ہمارے جسم کے ذرات بھی چکر کھاتے ہیں۔ ہم جو روٹی کھاتے ہیں جو چائے پیتے ہیں۔ جو چیز بھی استعمال کرتے ہیں سب میں ایک حرکت ہے۔ اگر یہ حرکت نہ ہو۔ تو وہ طاقت مٹ جائے جس سے وہ قائم ہیں ہم یہاں بیٹھے ہیں مگر جتنی دیر میں خطبہ ختم ہوگا زمین ایک لمبا فاصلہ طے کر جائیگی اگرچہ ہم اس حرکت کو محسوس نہیں کرتے۔ مگر حرکت ہو ضرور رہی ہے۔ جیسے ایک شخص لاہور سے گاڑی پر بیٹھتا ہے۔ وہ خود بیٹھا ہی رہتا ہے مگر امرتسر پہنچ جاتا ہے۔ کیونکہ اس کی حرکت متوازی ہو جاتی ہے ریل کی حرکت کے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسے معلوم نہیں ہوتا۔ کہ وہ حرکت کر رہا ہے دو گھوڑے اگر بالکل متوازی دوڑتے جائیں تو ان پر جو سوار ہوں گے وہ اگرچہ اوپر بیٹھے ہونگے اور ساکن نظر آئیں گے۔ وہ آپس میں باتیں بھی کر رہے ہوں گے گویا بیٹھے ہوئے ہیں۔ مگر در اصل وہ حرکت کر رہے ہوں گے تو خدا تعالےٰ کے کاموں میں کوئی ساکن نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح کسی شخص کا

ایمان بھی ایک جگہ پر ساکن نہیں رہ سکتا

جس وقت وہ کھڑا ہوگا گر یگا۔ اس وقت قربانیوں کا جو مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جماعت پر بوجھ ڈالا جاتا ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ ہم قربانی کے متعلق اپنے معیار کو بلند کریں۔ پہلے ہم نے اگر یہ فیصلہ کر رکھا تھا۔ کہ دس فیصدی تک قربانی کرینگے تو اب اللہ تعالےٰ یہ چاہتا ہے۔ کہ اس معیار کو بڑھا کر بیس فی صدی کر دیں۔ اگر پہلے ہمارا معیار بیس فی صدی تھا۔ تو اس کے یہ معنے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے اسے قبول کر لیا۔ اور اب وہ چاہتا ہے کہ اسے بڑھا کر چالیس فی صدی کر دیں۔ تو مومن سے جب بھی

زیادہ قربانی کا مطالبہ

کیا جائے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے میری پچھلی قربانی کو قبول کر لیا ہے۔ اور اب وہ چاہتا ہے۔ کہ ہم اپنے ایمان میں ترقی کریں پس میں جماعت کو ہوشیار کرتا ہوں کہ جو تحریکیں کی گئی ہیں۔ ان کی طرف پوری توجہ کریں۔ میں نے مجلس مشاورت کے موقعہ پر

غرباء کے لئے غلہ

فراہم کرنے کی تحریک کی تھی۔ جماعتوں کے نمائندے اس موقعہ پر موجود تھے۔ مگر معلوم نہیں کہ وہ سوئے ہوئے تھے۔ کہ واپس جا کر انہوں نے اس طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ قادیان کی جماعت نے بھی اور باہر کی جماعتوں نے بھی اس میں بہت کم حصہ لیا ہے۔ میں نے خود پچھلے سال سو من غلہ اس تحریک میں دیا تھا۔ مگر اس سال دو سو من دیا ہے۔ اسی طرح ملک عمر علی صاحب نے اس سال دو سو من غلہ دیا ہے۔ مگر باقی دوستوں نے اس طرف بہت کم توجہ کی ہے۔ اور جنہوں نے اس تحریک میں حصہ لیا بھی ہے۔ انہوں نے دس دس یا پندرہ پندرہ سیر گندم اس تحریک میں دی ہے حالانکہ

جماعت اپنے ایمان کا معیار بڑھائے ورنہ نئے بوجھ نہ اٹھا سکے گی

دوسری بات جس کے متعلق میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے۔ کہ میں نے پچھلے دنوں بعض تحریکات کی تھیں۔ اور ان کے متعلق جماعت کی حالت کو دیکھ کر یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس حد تک جماعت نے قربانی کا عزم کیا تھا۔ شائد عزم کی آخری حد پہنچ گئی ہے۔ ان تحریکات کے جواب میں رفتار بہت سست ہے۔ اور چیونٹی کی چال چلی جا رہی ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا جسم تھکے ہوئے ہیں۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ جب ایک شخص فیصلہ کر لیتا ہے۔ کہ میں فلاں جگہ تک چلوں گا۔ جب وہ جگہ آجاتی ہے۔ تو اس کی رفتار میں سستی پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر یہی چیز ہماری راہ نمائی کا موجب بن سکتی ہے۔

انتہائی قربانیوں کے مقام پر

پہنچ جانا ہی بتاتا ہے۔ کہ اب ہمیں اپنے ارادے اور بلند کرنے چاہئیں۔ اور وہ

مومن کے ایمان میں ترقی

کے ساتھ قربانی کا معیار بڑھنا بھی ضروری ہے۔ یہی حال دوسرے چندوں کا ہے۔ ان میں بھی بہت کوتاہی ہو رہی ہے

کالج کے متعلق چندہ

کو اگر دیکھا جائے۔ تو ایک درجن سے کم آدمی ایسے ہیں۔ جن کا چندہ چالیس ہزار روپیہ ہے۔ باقی جماعتوں نے اس میں بہت ہی کم حصہ لیا ہے۔ ان چند آدمیوں کا چندہ اگر نکال کر باقی کو جماعتوں پر پھیلایا جائے۔ تو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اس میں کس قدر کوتاہی کی گئی ہے۔

پشاور کی ایک جماعت

ہے۔ جس نے جماعتی لحاظ سے معقول حصہ لیا ہے۔ اور اڑھائی ہزار روپیہ دیا ہے۔ باقی کسی جماعت نے جماعتی لحاظ سے اپنا فرض ادا نہیں کیا۔ ان میں سے بعض افراد نے اچھا حصہ لیا ہے۔ اسے اگر الگ کر دیا جائے۔ تو جماعتی چندہ بہت کم رہ جاتا ہے۔

کلکتہ کے ایک دوست

نے پانچ ہزار روپیہ دیا ہے۔ مگر وہ ایک فرد ہیں۔ جماعت ان کے چندہ کو اپنے چندہ میں شمار کر کے یہ نہیں کہہ سکتی۔ کہ اس نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ کلکتہ کی جماعت کا بحیثیت جماعت کالج کا چندہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ ایسے افراد کے چندوں کو شمار کر کے جماعتوں کا یہ سمجھ لینا کہ انہوں نے

کافی رقم

دے دی ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سنایا کرتے تھے۔ کہ ایک عورت کسی شادی میں شامل ہوئی — وہ بخیل تھی۔ مگر اس کی بھاوج حوصلہ والی تھی۔ اس عورت نے ایک روپیہ کا تحفہ دیا۔ مگر اس کی بھاوج نے بیس روپے کا۔ جب وہ واپس آئیں۔ تو کسی نے اس بخیل عورت سے پوچھا۔ کہ تم نے شادی کے موقعہ پر کیا خرچ کیا۔ اس نے کہا کہ میں نے اور بھاوج نے اکیس روپے دئے ہیں۔ تو بعض افراد کے خاص چندوں کو جماعتوں کا اپنی طرف منسوب کرنا ایسا ہی ہے۔ جیسا اس

بخیل عورت

کا یہ کہنا کہ میں نے اور بھاوج نے اکیس روپے دئے ہیں۔ ان چندوں کو نکال کر اگر دیکھا جائے۔ تو جماعتوں کی آنکھیں کھل جائیں۔ کہ انہوں نے کتنی کوتاہی کی ہے۔ مجلس مشاورت کے موقعہ پر میں نے توجہ دلائی تھی کہ غرباء کے لئے

غلہ کی تحریک بہت اہم ہے

میں نے بتایا تھا۔ کہ سرگودھا، لائلپور، منٹگمری اور ملتان کے اضلاع سے اگر زمین کے لحاظ سے بھی چندہ لیا جائے۔ تو کافی غلہ جمع ہو سکتا ہے۔ جس شخص کی ایک مربعہ زمین ہو۔ وہ بڑی آسانی سے من ڈیڑھ من غلہ اس تحریک میں دے سکتا ہے۔ جس کی زمین ایک مربعہ ہو وہ چھ سات بیگھے گندم ضرور کاشت کرتا ہے۔ اور اگر اوسط پیداوار فی کیلہ بیس من بھی سمجھ لی جائے۔ تو گویا اس کی کل گندم ۱۲۰ یا ۱۴۰ من ہوگی۔ اور اتنی گندم میں سے من ڈیڑھ من اس تحریک میں دے دینا کوئی بڑی بات نہیں۔

ایک یا ڈیڑھ فیصدی پیداوار کا

غرباء کے لئے دے دینا بالکل معمولی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ کہ جب درختوں پر پھل آئیں یا کوئی فصل ہو۔ تو غرباء کو فراموش نہ کرو۔ اور ان کا حصہ ادا کرو۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ مجلس مشاورت میں جو نمائندے آئے تھے وہ سوئے ہوئے تھے جب میں نے یہ تحریک کی تھی۔ انہوں نے واپس جا کر اس طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ اور نہ کوئی کام کیا۔ اور نہ رپورٹ بھیجی۔ اور نہ کوئی چندہ بھجوایا۔ حالانکہ ان اضلاع میں احمدیوں کی ملکیت قریباً

ایک ہزار مربعہ اراضی

ہوگی۔ اور اگر فی مربعہ من ڈیڑھ من بھی چندہ وصول ہوتا۔ تو بارہ تیرہ سو من ہو جانا چاہیئے تھا۔ اگر ایک من ہی فی مربعہ دیا جاتا۔ اور نادہندوں کو بھی چھوڑ دیا جائے۔ تو کم سے کم سات آٹھ سو من غلہ پھر بھی ہو جانا چاہیئے تھا۔ مگر صرف اس وجہ سے کہ میں نے دوبارہ اعلان نہیں کیا۔ اس طرف بہت ہی کم توجہ کی گئی ہے۔ حالانکہ جب ایک دفعہ توجہ دلا دی جائے۔ تو مومن کا فرض ہے۔ کہ خود خیال رکھے۔

جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں

کالج کے متعلق چندہ

کا بھی یہی حال ہے۔ اور جماعتی چندوں کی مقدار بہت کم ہے۔ ہاں پشاور اور حیدرآباد کی جماعتیں مستثنے ہیں۔ ان کا چندہ جماعتی لحاظ سے ایک خاص مقدار میں آیا ہے۔ باقی قادیان کی بھی اور باہر کی جماعتوں نے بھی بہت کوتاہی کی ہے۔ اور جماعتی لحاظ سے بہت کم توجہ کی ہے۔ اگر کئی سو افراد کی جماعت سے سو دو سو روپیہ چندہ آ بھی گیا۔ تو یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ پس میں جماعتوں کو پھر توجہ دلاتا ہوں۔ اب معلوم ہوتا ہے۔ کہ

پہلا قربانی کا معیار

ختم ہو چکا ہے۔ اور وقت آ گیا ہے۔ کہ اگر سلسلہ کا موجودہ بار اٹھانا ہے۔ تو جماعت ایمان کا معیار بڑھائے۔ ایمان کے سابق معیار پر اب جماعت نئے بوجھوں کو نہیں اٹھا سکتی۔ ۴۴ء کا احمدی ۴۳ء کے احمدی سے ایمان میں بڑھے گا۔ تب وہ اپنی نئی ذمہ واریوں کو پورا کر سکیگا۔ ورنہ ناکام ہو کر

ذلت کا منہ

دیکھے گا۔ پس دوستوں کو چاہیئے۔ کہ نئے ارادے اور نئے عزائم پیدا کریں۔ ورنہ خطرہ ہے۔ کہ خدانخواستہ ۲۳ء والی حالت نہ ہو جائے۔ جبکہ صدر انجمن ایسی مقروض ہو گئی تھی۔ کہ کئی سالوں تک سخت مشکلات میں کام کرنا پڑا۔ اور کئی سال تک یہ بوجھ نہ اتر سکا۔ مگر میں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید

رکھتا ہوں۔ کہ ۲۳ء کا احمدی وہ نہ تھا۔ جو ۴۴ء کا ہے۔ اور آج کا ایمان ۲۳ء کے ایمان سے بہت زیادہ ہے۔ مجھے خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ یقین ہے۔ کہ ویسی حالت پھر نہ ہوگی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے احمدیوں سے اس سال

ایک نیا عہد

لیا ہے۔ خدا تعالیٰ دوستوں کو توفیق دے۔ کہ وہ اپنے ایمان کے اونچے معیار کے مطابق قربانی کے معیار کو بھی بلند کر سکیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نیت المومن خیر من عملہ۔ یعنی مومن کی نیت اس کے عمل سے اونچی ہوتی ہے۔ اس کے مطابق خدا ہماری جماعت کو قربانیوں کے معیار کو بلند کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تا قربانی کا جو موقعہ بھی آئے۔ ہمارے دلوں کی خواہش ہمیشہ ہماری قربانی سے بالا ہو۔

یوم تبلیغ برائے غیر مسلم اصحاب

۱۶ر جولائی ۴۴ء بروز اتوار یوم التبلیغ برائے غیر مسلم اصحاب مقرر ہے۔ احباب ابھی سے تیاری کریں۔ اور وہ دن غیر مسلم اصحاب میں تبلیغ پر صرف کریں۔ (ناظر دعوۃ تبلیغ)

ہر مخلص احمدی کا اقرار

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچہزاری فوج کا ہر سپاہی نوٹ کرے۔ اور اپنے حساب کا محاسبہ بھی۔ کہ تحریک جدید کے جہاد میں حقیقی طور پر وہی شامل ہے۔ جو متواتر دس سال تک قربانی کرتا رہے۔ اگر کسی نے سال دہم کا چندہ تو ادا کر دیا ہے۔ مگر گذشتہ سالوں میں سے کوئی سال خالی یا کسی سال کا بقایا ہے۔ تو ابھی اس کے لئے موقعہ ہے۔ کہ وہ اس کمی کا ازالہ کر کے اپنا نام پانچہزاری کے رجسٹر میں لکھا لے۔

ان مجاہدوں کو جن کا سال دہم ابھی تک قابل ادا ہے معلوم رہے کہ السابقون کا دور اول تو پورا ہو گیا۔ اب دوسرا دور ہے۔ جس کی آخری تاریخ ادائیگی ۳۱ر جولائی ہے۔ جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں۔ وہ ۳۱ر مارچ تک اپنے چندے ادا کریں۔ جن سے یہ نہ ہو سکے۔ ان کے لئے دوسرا دور جولائی کے آخر تک ہے۔ وہ جولائی کے آخر تک اپنے چندے ادا کر دیں"

پس وہ دوست جو اگست ستمبر اور اکتوبر میں ادا کرنے کا وعدہ کر چکے ہیں۔ یا ان کی نیت سال کے آخر میں دینے کی ہے۔ یا وہ جو باوجود کوشش اور جدوجہد کے ۳۱ر مارچ تک ادا نہیں کر سکے۔ انہیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اس دوسرے دور میں شامل ہو جائیں۔ اور ۳۱ر جولائی تک ادا کر دیں۔

اس کے ساتھ ہی زمیندار جماعتیں اور ان کے افراد اور بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتیں اور ان کے افراد نوٹ کر لیں۔ کہ انہیں بھی آج سے ہی پوری جدوجہد کرنی چاہیئے۔ کہ ان کا چندہ ۳۱ر جولائی تک

مرکز میں پہنچ جائے۔ کیونکہ ان کی ۳۱ جولائی تک کی ادائیگی انہیں السابقون الاولون کی پہلی فہرست میں لے آتی ہے۔ پس تحریک جدید کا ہر مجاہد اپنے عہد کو اپنے امام پاک کے الفاظ میں یاد کرتے ہوئے پورا کرے فرمایا "میں پھر توجہ دلاتا ہوں کہ دوست اپنا فرض ادا کریں۔ ہم جانتے ہیں کہ اگر انسان مدد نہیں کریں گے تو فرشتے مدد کرینگے۔ مگر کتنے بدقسمت ہونگے وہ لوگ۔ جنہوں نے میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کیا تھا۔ کہ دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔ مگر جب عمل کا وقت آیا۔ تو وہ پیچھے ہٹ گئے۔ بیعت کے لئے کسی نے مجبور نہیں کیا تھا۔ بلکہ انہوں نے اپنی سرخروئی کے لئے خدا تعالیٰ سے یہ عہد باندھا تھا۔ اگر وہ میری آواز سنکر عملاً قربانی نہیں کرینگے تو وہ اللہ تعالیٰ سے بدعہدی کرنے والے ہونگے۔ کیونکہ انہوں نے میرے ہاتھ پر دراصل اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا"۔ پس آپ اپنا عہد یاد کرتے ہوئے ۳۱ جولائی تک اپنا وعدہ پورا کریں۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

جماعت احمدیہ ماریشس کیطرف سے تعزیتی تار

روزہل ۱۰ جون۔ مکرم حافظ جمال احمد صاحب مبلغ ماریشس کیطرف سے حسب ذیل تار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے نام موصول ہوا ہے۔

جماعت احمدیہ ماریشس سیدہ اُم طاہر رضی اللہ عنہا کی وفات پر اظہار افسوس کرتی ہوئی اس صدمہ میں ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ سیدہ مرحومہ مغفورہ کا جنازہ غائب پڑھا گیا۔

ریڈ کراس سوسائٹی کی وساطت سے ایک پیغام

ریڈ کراس سوسائٹی کے توسط سے مندرجہ ذیل پیغام اے محمد رشید صاحب کی طرف سے خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کے نام موصول ہوا ہے "میں خیریت سے ہوں۔ سب خطوط مل گئے ہیں۔ تمام متعلقین کو اطلاع کر دیجائے"۔ مگر خانصاحب نے لکھا ہے کہ ان کے ذہن میں نہیں آتا کہ یہ کون صاحب ہیں۔ اسلئے اخبار میں شائع کیا جاتا ہے۔ (برکت علی عفی عنہ ناظر بیت المال)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نمبر 3 22-S/1/7 کوڈ ورڈ CABVO

نارتھ ویسٹرن ریلوے کو متفرق چیزیں خرید کرنے کیلئے روپوں میں ٹنڈر مطلوب ہیں۔ توت اور پلچھی کی ٹوکریاں۔ گھڑے۔ مٹکے۔ صراحیاں۔ راب یکم نومبر ۱۹۴۴ء سے ۳۱ ۵/۴۵ تک ٹنڈر کنٹرولر آف سٹورز کے دفتر میں بوقت ۲ بجے بعد دوپہر بروز سوموار مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۴۴ء تک پہنچ جانے چاہئیں اور در حقیقت اسی دن ۱۱ بجے صبح کھولے جائینگے۔ ٹنڈر فارم کنٹرولر آف سٹورز کے دفتر میں ۱۵ ۶/۴۴ سے دیکھے اور حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈر فارم کی قیمت فردخت -/-/۱ روپیہ علاوہ -/۸/- برائے تفصیلات کے یا -/۸/۱ بمعہ تفصیلات اور -/۸/- برائے پوسٹیج اور پیکنگ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

"درحقیقت خوش اور مبارک زندگی وہی ہے جو دین الٰہی کی خدمت اور اشاعت میں بسر ہو" "یہ وہ وقت ہے کہ تمام نبیوں کی پیشگوئیاں یہاں آکر ختم ہو جاتی ہیں۔ اسلئے صدق اور خدمت کا یہ آخری موقعہ ہے جو نوع انسان کو دیا گیا ہے۔ اب اسکے بعد کوئی موقعہ نہ ہوگا۔ بڑا ہی بدقسمت ہے وہ جو اس موقعہ کو کھو دے" (الحکم) ہمارے یہاں ایک آنہ سے دو روپیہ تک کا اردو و انگریزی لٹریچر موجود ہے۔ وہ بلا کسی مزید خرچ کے دنیا کے جس پتہ پر چاہو روانہ کیا جا سکتا ہے۔ عبداللہ الہ دین سکندرآباد (دکن)

فضلِ باری

جن کے ہاں لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں یا جو مستورات بانجھ پن۔ مرض اٹھرا میں مبتلا ہوں۔ اور دوران حمل میں شکایات مثلاً قے۔ نفخ۔ بھوک کا نہ لگنا جسم اور دل کا کمزور ہونا وغیرہ امراض لاحق ہوتی ہوں۔ وہ ہماری دوائی:-

"فضل باری" استعمال کریں انشاء اللہ تمام امراض دور ہو جائیں گی اور اللہ تعالےٰ انہیں اولاد نرینہ عطا فرمائیگا۔ یہ دوائی خون کے زہریلے جراثیم کو نیست و نابود کر کے خون کو صاف کرتی ہے اور چہرے کے رنگ کو نکھارتی ہے۔ چونکہ مختلف طبائع کیلئے مختلف دوائی طیار کی جاتی ہے۔ اسلئے طبیعت کی کیفیت کا معلوم ہونا ضروری ہے۔ بعض حالتوں میں قیمتی ادویات مثلاً کستوری۔ موتی۔ کہرباشمعی وغیرہ وغیرہ پڑتی ہیں اور مرد کو بھی ساتھ ساتھ کھانی پڑتی ہے اسلئے قیمت سر دست پندرہ روپے سے لیکر ایک سو روپیہ تک ہے اور مدت خوراک تین مہینے سے لیکر نو مہینے تک ہے۔

(۱) اگر قسمت میں اولاد نہ ہو تو اور بات ہے۔ ورنہ نسخہ بیخطا اور تیر بہدف ہے۔

(۲) پوشیدہ امراض مرد ماں اور مستورات کی مجرب ادویات موجود ہیں۔ علاوہ ان کے مفصلہ ذیل مجرب ادویات موجود ہیں:-

(۳) سفوف خبث الحدید۔ دافع کمزوری۔ بھُس۔ کمی بھوک ضعف جگر قیمت ۸/ تولہ۔

(۴) کشتہ فولاد آٹھ کل استعمال کے دن ہیں۔ بدن کو مضبوط کرتا ہے قیمت دس روپے تولہ

(۵) سرمہ مقوی بصارت۔ متواتر لگانے سے انشاء اللہ عینک چھوٹ جاتی ہے۔ قیمت دو روپے تولہ۔

(۶) سفوف مفرح۔ موسم گرما کی پیاس۔ جوش خون۔ بلڈ پریشر۔ غلبہ صفرا کو مفید ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ تولہ

مالک شفاخانہ "فضل باری" محلہ دارالعلوم قادیان

داخلہ طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ میں نئے طلباء کا داخلہ ۲۵ جون ۱۹۴۴ء سے ۱۰ جولائی ۱۹۴۴ء تک ہوگا۔ درخواست داخلہ ۲۵ جون ۱۹۴۴ء تک پرنسپل طبیہ کالج کے دفتر میں پہنچ جانی چاہیئے اور مقررہ تاریخ پر امیدوار کو کالج میں حاضر ہو جانا چاہیئے۔ قواعد داخلہ مفت طلب کئے جا سکتے ہیں۔

عبداللہ بٹ پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

مفتاح القرآن

یعنی قرآن پاک کی ڈکشنری

اکثر اوقات بحث و مباحثہ یا تصنیف وغیرہ میں قرآن پاک کی آیت کی ضرورت پیش آتی ہے خواہ حافظ یا مولوی کیوں نہ ہو۔ آخر بندہ بشر ہے۔ بھول جانا لازمی امر ہے۔ اسوقت مزید دوسروں کے سہارا کی تلاش رہتی ہے۔ پس اس غرض کے لئے ہم نے مفتاح القرآن جس میں ستر ہزار حوالجات ایک ایک نکال کر یکجائی طور پر مرتب کر دئے ہیں اور نہایت ہی مفصل بمعہ ہر متعلقہ آیت جملہ کے دیا گیا ہے۔ حوالہ میں پارہ۔ رکوع نمبر آیت سورت تک دیا گیا ہے۔ ہر خاص و عام کا خیال رکھتے ہوئے سہولت و آسانی اس قدر پیدا کی گئی ہے کہ معمولی لکھا پڑھا انسان (مرد ہو یا عورت) جس آیت کی تلاش ہو۔ فوراً آن واحد میں نکال سکتا ہے۔ مفتاح القرآن کو بطور یادگار نہ صرف لائبریریوں میں جگہ دیں۔ بلکہ گھر میں جگہ دیں تاکہ بوقت ضرورت گھر بیٹھے کام آئے۔ ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں۔ ایسی جامع اور مکمل کلید قرآن آجتک شائع نہیں ہوئی۔ باوجود کاغذ کی انتہائی گرانی نہ صرف نایابی بلکہ خوبیوں اور تقریباً ۸ سو صفحات کے پیش نظر ہدیہ صرف چار روپے علاوہ محصول ڈاک۔ کتاب گھر قادیان (باب الانوار)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لاہور ۱۳ جون۔ پچھلے دنوں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ ہالی وڈ امریکہ کی ایک فلم کمپنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سوانح حیات کی فلم تیار کرنے کا ارادہ کر رہی ہے۔ "الفضل" نے بھی اس پر احتجاج کیا۔ اور دوسرے مسلمانوں نے بھی۔ حکومت پنجاب نے یہ احتجاج حکومت ہند کو اس غرض سے پہنچا دیا ہے۔ کہ اسے متعلقہ حلقوں تک پہنچا دیا جائے۔

بمبئی ۱۳ جون۔ بلجین قونصل جنرل نے ہندوستان میں مقیم بلجین لوگوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ فوج میں بھرتی ہوں۔

لاہور ۱۳ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب اسمبلی کے ساٹھ مسلمان یونینسٹ ممبروں نے مسلم لیگ سے استعفے دے دیئے ہیں۔ اور اس طرح اب اسمبلی میں لیگی ممبروں کی تعداد صرف بیس رہ گئی ہے۔

لنڈن ۱۳ جون۔ برلن ریڈیو نے جرمن ہائی کمانڈ کی ایک رپورٹ نشر کی ہے۔ کہ فرانس میں اسوقت دو امریکن اور دو برطانی آرمی کورز موجود ہیں۔

لنڈن ۱۳ جون۔ فرانس پر اتحادی حملہ کے علاوہ نازیوں کے لئے ایک اور خطرہ جرمنی کے اندر بھی موجود ہے۔ اور وہ یہ کہ قریباً سوا کروڑ مزدور کارخانوں میں کام کرنے کے لئے غیر ممالک سے زبردستی لائے گئے ہیں اور وہ جرمنوں سے اس سلوک کا انتقام لینے کے موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دینگے۔ بعض کارخانوں میں تو ایک بھی جرمن مزدور نہیں۔ سب جرمن میدان جنگ میں بھیجے جا چکے ہیں اور کارخانوں میں غیر ملکیوں سے کام لیا جاتا ہے۔ نازی اخبار اس خطرہ کا برملا اظہار کر رہے ہیں۔

چٹاگانگ ۱۳ جون۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک حکم جاری کیا ہے۔ کہ ٹیلیگراف اور ٹیلیفون کے تار چرانے والوں کو ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت پھانسی کی سزا دی جاسکے گی۔

شملہ ۱۳ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسلم لیگی پروپیگنڈا کے اثر کو زائل کرنے کے لئے وزارت پارٹی نے بھی ایک سکیم تیار کی ہے۔ وزیر اعظم اور دوسرے وزراء ہوائی جہازوں میں سوار ہو کر سفر کریں گے۔ اور مختلف دیہات پر تقریریں کریں گے۔

نیویارک ۱۳ جون۔ سپین سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ فرانسیسی قوم پرستوں نے تین اہم فوجی مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۱۳ جون۔ اتحادی فوجوں نے فرانس کا جو علاقہ آزاد کرایا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس کے انتظام کے متعلق جنرل ڈیگال مطمئن نہیں ہیں۔ آپ نے ایک بیان میں کہا کہ بدقسمتی سے لڑنے والی فوجوں اور فرانسیسی نظم و نسق کے مابین باہم تعاون کے بارہ میں کوئی سمجھوتہ نہیں۔

نئی دہلی ۱۳ جون۔ حکومت ہند نے ایک سکیم تیار کی ہے۔ جس کے ماتحت سول افسروں کی ایک بڑی تعداد کو گرمی کے موسم میں رخصت پر انگلستان بھیجا جایا کریگا۔ تاکہ وہ اپنی صحت بحال کر سکیں۔ کہا جاتا ہے کہ جنگ کی وجہ سے ان پر کام کا اس قدر بوجھ پڑا ہے۔ کہ اس نے ان کی صحت کو برباد کر دیا۔

لنڈن ۱۳ جون۔ اندازہ ہے۔ کہ اس وقت بھی جرمن فوج تین سو ڈویژن پر مشتمل ہے۔ جرمن ڈویژن میں سپاہیوں کی تعداد آٹھ سے سولہ ہزار تک ہوتی ہے۔ تعداد کا اندازہ تیس لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ یہ بھی اندازہ ہے۔ کہ جرمنوں کو روس میں پچاس ڈویژن فوج کا نقصان ہو چکا ہے۔

دہلی ۱۳ جون۔ حکومت بنگال نے اپنے صوبہ سے اناج کی قلت کو ہمیشہ کیلئے ختم کر دینے کے لئے ایک سکیم تیار کی ہے۔ جس سے اٹھارہ لاکھ ایکڑ اراضی سیراب ہو سکے گی۔ اس سکیم کو کامیاب بنانے کے لئے حکومت ہند ایک کروڑ روپیہ دیگی۔

شملہ ۱۳ جون۔ جنگ کے بعد پنجاب کے دیہات کی تعمیر جدید کی کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا جس میں امداد باہمی۔ زراعت کی ترقی اور مویشیوں کی نسل کشی کے بارہ میں ساٹھ سکیموں پر غور کیا گیا۔ لڑائی سے واپس آنے والے سپاہیوں کی امداد کے سوال پر بھی غور کیا گیا سب سکیمیں حکومت ہند کو بھیجدی گئیں۔

لنڈن ۱۳ جون۔ اتحادی سپریم کمانڈ کے پندرھویں اعلان میں کہا گیا ہے کہ کارنٹان کا شہر دو روز کی سخت لڑائی کے بعد دشمن سے خالی کرا لیا گیا۔ یہ شیربورگ کے جزیرہ نما کے نچلے حصہ میں ہے۔ اس شہر پر قبضہ سے دو اتحادی مورچوں کی ان فوجوں کا سلسلہ آپس میں مربوط ہو گیا ہے۔ جن میں سے ایک اوران دریا کے منبع کے علاقہ میں اور دوسری شیربورگ کے مشرقی سرے پر ہے۔

ماسکو ۱۳ جون۔ روسی ٹینک اور بھاری توپخانہ فاکنائے کریلیا کی ان قلعہ بندیوں کی طرف بڑھ رہا ہے۔ جو مینرہیم لائن کی حفاظت کے لئے بنائی گئی تھیں۔ اور بعض اہم چوکیوں پر قبضہ کر چکا ہے۔ فنی اپنے شہروں اور فوجی ٹھکانوں کو برباد کئے بغیر پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ اور اپنا جنگی سامان اور سپاہیوں کی لاشیں بھی چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں۔

لنڈن ۱۴ جون۔ جنرل آئزن ہوور کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ فرانس میں اتحادی فوجیں بالعموم پیشقدمی کر رہی ہیں۔ بالخصوص سیریزی کے جنگلی علاقہ میں دو مزید شہر آزاد کر لئے گئے ہیں۔ برطانی اور کینیڈین دستے کاں کو بازوؤں سے کاٹنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس علاقہ میں دشمن کے تین بکتر بند ڈویژن مصروف پیکار ہیں۔ شیربورگ میں کرنٹان کے آس پاس بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اتحادی فوجوں کو کمک۔ سامان اور رسد برابر پہنچ رہی ہے۔ جنرل آئزن ہوور نے اپنی فوجوں کے نام ایک پیغام میں کہا ہے کہ مجھے یہ امید ہرگز نہ تھی۔ کہ لڑائی کے پہلے سات روز میں آپ لوگ ایسی شاندار کامیابی حاصل کریں گے لڑائی چاہے کتنی سخت ہو۔ مجھے یقین کامل ہے کہ آپ لوگ یورپ کو آزاد کرانے اور نازی مشینری کو برباد کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔

ماسکو ۱۴ جون۔ مارشل سٹالین نے فرانس پر اتحادی حملہ کے بارہ میں ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ لڑائی کی تاریخ میں کوئی اتنی بڑی مہم ایسی نظر نہیں آئی۔ جو ایسے شاندار طریق پر کامیاب ہوئی ہو۔

دہلی ۱۳ جون۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ اتحادی فوجوں نے مچینا کے شمال مغربی حصہ میں ایک اہم جگہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ جنوبی حصہ میں بھی ایک چوکی دشمن سے چھین لی گئی ہے۔ منگانا کے پاس ایک جاپانی قافلہ پر حملہ کر کے اُسے سخت نقصان پہنچایا۔ امپھال کے شمال میں بھی کامیابی کے ساتھ کارروائی کی جا رہی ہے۔ کوہیما روڈ پر دشمن کی رکاوٹوں کو دور کیا جا رہا ہے۔ ٹیڈم روڈ پر دشمن کے ٹھکانوں پر بمباری کی گئی۔ ٹانزنگ سے چار میل مشرق کی طرف دریائے منی پور کے پُل کو نقصان پہنچایا گیا۔

واشنگٹن ۱۴ جون۔ جنوب مشرقی بحرالکاہل کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان ہوا ہے کہ گذشتہ ہفتہ ہمارے جنگی اور ہوائی جہازوں نے وسطی بحرالکاہل اور ٹرک میں دشمن پر زبردست حملے کئے۔ اور ۱۳ جہاز غرق کر دئے۔ جن میں ایک ڈسٹرائر بھی تھا۔ تین ڈسٹرائروں۔ ایک کمک کے جہاز اور بارہ دوسرے جہازوں کو سخت نقصان پہنچایا۔